رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ

الحکم
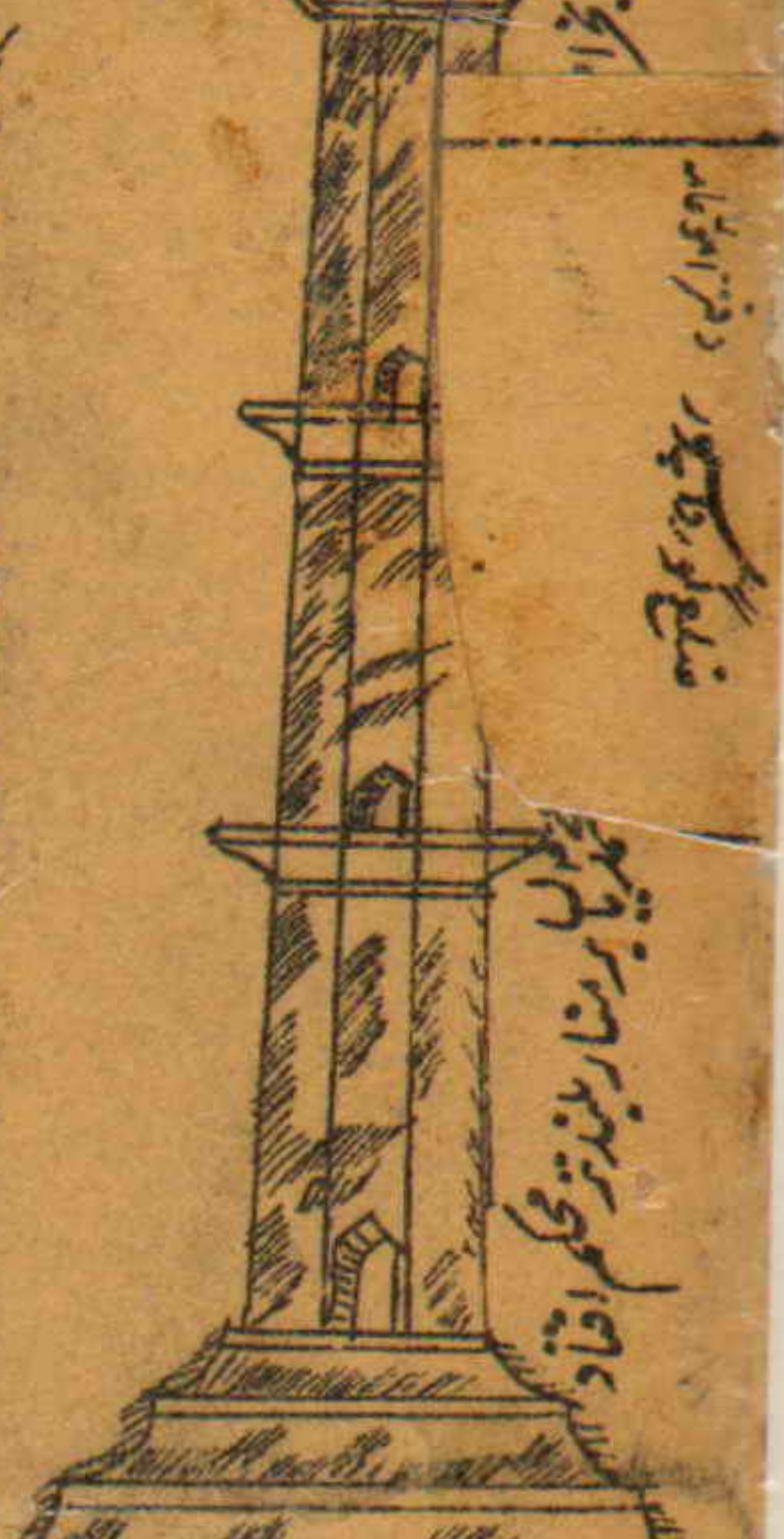
جلد ۲۴ * قادیان دار الامان مورخہ ۲۱/۲۸ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء * نمبر ۱۰ و ۱۱

بشارت عظمیٰ

چار ہزار نو مسلم احمدی

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا

نائیجیریا سے ۲۹ مارچ کی صبح کو احمدیہ مشنری نے بذریعہ تار ایک عظیم الشان خوشخبری دی۔ تار کا مضمون یہ ہے۔ میرے مقدس آقا قبول فرماؤ چار ہزار غیر مسلموں کی بیعت۔ خدا کے فضل کا امیدوار حضور کا نیرؔ۔ (ذیل میں تار کے انگریزی الفاظ بھی لکھے جاتے ہیں:)

My holy master
eccept 4000 Anti Muslem imitiations pray
Your Hopeful, Nayyer.

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پرنٹر و پبلشر و پروپرائیٹر چھپا۔)

قادیان میں اصحاب الفیل

۱۸ مارچ ۱۹۲۱ء کو بروز جمعہ امرتسری و دیوبندی مولویوں کا ایک گروہ بارادہ حملہ قادیان بٹالہ پہنچا۔ ۱۸ مارچ کو وہاں رہکر ۱۹ مارچ کو قادیان پہنچے۔

اتحاد امرتسری لکھتا ہے۔ کہ "راستہ ایسا خراب اور ناہموار تھا کہ الامان کہیں یکہ ٹیلوں پر چڑھ جاتا۔ کبھی دھڑام سے گڑھوں میں جا گرتا۔ کبھی ریت میں دھنس جاتا۔ اور یکہ بان خود بھی اتر آتا۔ اور ہمیں بھی حکم دیتا۔ کہ اب ذرا کچھ فاصلے تک اپنے پاؤں پر چلیئے۔"

یہ راستہ کی خرابی کا ذکر ہے۔ اب اسکے دو پہلو ہیں۔ پہلا اور روشن پہلو یہ ہے۔ کہ قادیان میں وہ کونسی چیز ہے جسکی خاطر لوگ اسقدر راستے کی تکلیف اٹھا کر آتے ہیں۔ قادیان کوئی دنیاوی دلچسپیوں کا مرکز نہیں۔ لوگ یہاں تکلیف سے آتے ہیں۔ اور رہنے کیلئے کوئی ایسی عمدہ جگہ نہیں ہے۔ کھانیکو اعلیٰ درجے کے مرغن کھانے نہیں۔ کوئی تفریح گاہ نہیں، کوئی یونیورسٹی نہیں۔ کوئی ہائی کورٹ نہیں۔ پھر لوگ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں آتے ہیں۔ اور تکلیف برداشت کرکے آتے ہیں۔ اور جسقدر روپیہ اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ وہ سب کا سب خرچ کر جاتے ہیں۔ پھر بعض تو یہیں رہ جاتے ہیں اور بعض رہنے کا ارادہ اور عزم کر لیتے ہیں یہ کیا بات ہے۔ اور اسمیں کیا راز ہے سچ تو یہ ہے۔ ؎

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ایک پردہ اور یہ وہ بھی بڑا موٹا آنکھوں پر پڑ گیا ہے۔

ورنہ وہ دیکھ لیتے کہ ایک دن تھا۔ کہ لوگ قادیان کے نام کو بھی نہ جانتے تھے۔ اور قادیان ایک گمنام بستی تھی۔ اسوقت ایک شخص پیدا ہوا جسنے کہا۔ یاتیک من کل فج عمیق ویاتون من کل فج عمیق۔ وہ اصحاب الفیل جمیعۃ العلماء جو قادیان میں مسیح موعود کی پیشگوئیوں پر بحث کرنے کے لیئے آئے تھے۔ انکو یہ سمجھ نہ آئی۔ کہ ہم خود پیشگوئی کو پورا کر رہے ہیں۔ ہم خود اسکے مصدق ہیں۔ وہاں جاکر ہم لوگوں کو کہیں گے یہ راستہ مسیح موعود کی سچائی کی دلیل ہے۔ لوگ آئے اور دور دور سے آئے خدا نے اسکو شہرت دی اور دنیا کے تمام اکناف تک اسکا نام پہنچایا۔ پس قادیان میں لوگ اس سچائی کے لینے کے لئے آتے ہیں اور جب اس حسن اور جمال کو دیکھتے ہیں۔ جو اسلام کا ہے۔ تو وہ وہیں رہ جاتے ہیں۔ لیکن وہ جو آنکھوں سے اندھا ہے وہ سورج کی قدر کو کیا جانتا ہے۔ اسکے نزدیک تاروں بھری چاندنی رات کا کیا مزہ ہے۔

پس یہ دشمن قادیان میں صرف دشمنی کیلئے آئے آنکھیں بند کرکے آئے اور ویسے بھی کور باطن تھے۔ انکو اگر مسیح موعود کی صداقتیں نظر نہ آویں۔ تو وہ معذور ہیں۔ کیونکہ اندھا اسبات پر ملزم نہیں قرار دیا جا سکتا۔ کہ اسنے سورج نہیں دیکھا۔ صم بکم عمی فھم لا یرجعون۔

دوسرا پہلو یہ ہے۔ کہ اسوقت علماء کی حالت ایسی نازک ہو گئی ہے۔ کہ وہ ذرا بھی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ انکے جسم نازک اور موٹے ہو گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تھوڑی سی تکلیف بھی انکو پہاڑ نظر آتی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ ایک حدیث حاصل کرنیکے لئے پانچ پانچسو میل کے چکر لگاتے تھے۔ اور تکلیف کا لفظ زبان پر نہ لاتے تھے ؎۲ ۸ کہ نقلی شیر نے ہی اسٹیج پر کھڑے ہو کر یہی قصے رو رو کر سنائے کہ یہ سفر بڑا مشکل تھا۔ اور اسپر عربی اشعار بھی پڑھے گئے۔ دیوبندی علماء نے بھی یہی رونے روئے ؎ غرض آج علماء اسلام کی یہ حالت ہے۔ کہ اگر پاؤں ایک کانٹا بھی چبھ جائے۔ تو شور مچاتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ غیر احمدی علماؤں کی حالت بالکل خراب ہو گئی ہے۔ اور اسلام کی پاک تعلیم سے بہت دور جا پڑے ہیں۔

ایک تیسری بات اور بھی ظاہر ہوتی ہے۔ کہ بٹالہ سے قادیان کے درمیان باقاعدہ سڑک ہے۔ اسمیں کبھی کبھی یکوں کی کثرت کیوجہ سے اکھلیاں تو پڑ گئیں ہیں۔ مگر ہمنے نہیں دیکھا۔ کہ راستے میں ٹیلے بھی آتے ہوں۔ مگر چونکہ ہمارے ہمعصر نے لکھا ہے اسواسطے ہم ان کو جھوٹا تو کہتے نہیں البتہ یہ کہدیتے ہیں کہ سڑک پر چڑھتے ہی خدا نے یا تو ان کو اندھا کر دیا۔ اور یا پھر ان کے لئے سڑک ہی اور کر دی۔ جو ٹیلوں اور گڑھوں والی تھی۔ جو خود زبان حال سے پکار رہی تھی۔ کہ تم بہت غلطی کر رہے ہو۔ تم یہیں سے واپس چلے جاؤ۔ ورنہ خیر نہیں۔ کیونکہ کبھی تم بلند ہوتے ہو۔ اور پھر گرتے ہو۔ بلند ہوتے ہو اور گرتے ہو۔ پس تمہارا قادیان جانا سوائے ناکامی کے اور کچھ نتیجہ نہ ہو گا۔

پھر ہمعصر اتحاد لکھتا ہے۔ کہ جوں توں کرکے نہر تک پہنچے اور منارۃ المسیح قادیانی نظر آیا۔ یکہ بان نے کہا۔ کہ دو حصے سفر کے طے ہوئے ایک حصہ باقی ہے۔ الحمد للہ

تھوڑی دور گئے۔ تو ایک گداگر لڑکا آیا اور پیسہ مانگنے کیلئے قلابازیاں لگانے لگا۔ ہمارے ساتھیوں نے اسپر اپنے خیالات کا اظہار گونا گوں طریق پر کیا۔ ایک نے کہا۔ کہ یہ نیک فال ہے۔ کہ ہم قادیانی حدود میں داخل ہو گئے ہو ؎

۴ مگر یہاں تو یہ حالت ہے ۸

۴ اچھلتے کودتے جاؤگے۔ مگر افسوس ہے اصحاب الفیل پر کہ انہوں نے فال نکالنے میں غلطی کھائی ہے۔ اصل فال یوں ہے کہ جسطرح تم پیچھے ڈوبنے والی کیطرح نیچے اوپر غوطے کھاتے چلے آئے ہو۔ اسی طرح سے اب تمکو دوسری خبر دیجاتی ہے۔ کہ قادیان کا سفر تمہارے لئے مبارک نہیں۔ اگر تم جاؤگے۔ تو تمکو الٹے سیدھے ہونے پڑیگا۔ کبھی سر نیچے اور پاؤں اوپر ہونگے۔ اور کبھی پاؤں نیچے اور سر اوپر ہو نگے۔ پس یہ تمہارا سفر تمہارے لئے خالی از خطرہ نہیں اسی طرح سے تمہارا داخلہ ہو گا۔ اور اسیطرح سے سر نیچے اور پاؤں اوپر تمہارا اخراج ہو گا۔ (باقی آئندہ)

قادیان دارالامان پر غیر احمدی حملہ اور ہماری طرف سے انکی دعوت

قادیان دارالامان میں ۱۹-۲۰ و ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کو غیر احمدیوں کا جلسہ تھا۔ جو اصحاب فیل کی طرح سے گندے خیالات لیکر ہم پر حملہ آور ہونے کیلئے آئے مگر خائب و خاسر گئے۔ انکے جلسہ کی روئداد سے تو بعد میں حاضرین کو مطلع کروں گا۔ پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ ہماری طرف سے ان کی ضیافت کے لئے جو کچھ پیش کیا گیا۔ وہ ان اشتہارات سے معلوم ہو جائیگا۔ جو ان کے جلسہ میں بکثرت تقسیم کئے گئے۔

پہلے اشتہارات انعامی تھے۔ جو مولوی ثناءاللہ صاحب کیلئے خاص طور پر پیش کئے گئے۔ مگر مولوی ثناءاللہ نے ان اشتہاروں کے مضمون کے مطابق قسم نہیں کھائی۔ اور انعام نہیں لیا۔ حالانکہ نقد روپیہ اسی وقت پنڈت ڈپٹی سری کرشن صاحب مجسٹریٹ کے پاس دیدیئے گئے تھے۔ مگر مولوی صاحب نے قسم نہیں کھائی۔ اسلئے روپیہ ہم کو واپس دیا گیا۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ الحمدللہ علی ذالک میں احباب کی خاطر ان اشتہارات کے مضمون کو درج اخبار کرتا ہوں۔

(ایڈیٹر)

مولوی ثناءاللہ صاحب کے لئے پچاس روپیہ انعام

امرتسری فاضل ایڈیٹر اہلحدیث کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جسوقت یہودیوں نے مسیح اسرائیلی حضرت عیسےٰ بن مریم کو پکڑ کر صلیب دینا چاہا۔ تو خدا تعالیٰ نے حضرت جبرائیل کو بھیجا۔ کہ وہ مسیح کو اٹھاکر آسمان پر لے آئے۔ چنانچہ حسب پہودنا مسعود نے یہودا اسکریوطی مسیح کے مرتد حواری کے ذریعہ مسیح کو ایک مکان کی چھت کے سوراخ سے نکالکر آسمان پر اڑا لے گئے۔ اور خدا نے یہودیوں کی خاطر کہ وہ خالی ہاتھ نہ جائیں۔ ایک دوسرے شخص کو مسیح کا ہوبہو ہمشکل بناکر پکڑوا دیا اور اسی بہروپیہ کو یہودیوں نے صلیب پر لٹکا دیا۔ یہ فسانہ عجائب اور حیرت افزا کہانی فاضل امرتسری نے اپنی تفسیر ثنائی جلد دوم کے حاشیہ نمبر ۴ میں صفحہ ۷۰ پر بیان کی ہے۔ پس ہم اس تعجب خیز داستان پر مولوی ابوالوفاء امرتسری ڈبل مفسر قرآن کو مبلغ پچاس روپیہ سکہ رائج الوقت انعام دیتے ہیں۔ اگر وہ مسجد میں کھڑے ہوکر قسم کھاکر اس انوکھی حکایت کی تصدیق کریں تو ہم انعام موعودہ بلاکسی شرط کے قسم کھاتے ہی ان کو دیدینگے قسم کھانے سے پیشتر ایک شخص صرف قرآن مجید کی چند آیات معہ ترجمہ مولوی صاحب کو پڑھکر سنا دیگا۔ جس کے بعد وہ یہ قسم کھائیں گے۔

"میں خدا تعالیٰ عزوجل کی قسم کھاکر بیان کرتا ہوں۔ میرا ایمان ہے کہ قرآن مجید کی آیت ولکن شبہ لھم سے یہ بات ثابت ہے۔ کہ مسیح کی بجائے کوئی غیر مسیح حضرت عیسےٰ کا ہمشکل بنایا جاکر صلیب دیا گیا تھا۔ اور مسیح کو جبرائیل اٹھاکر آسمان پر لے گیا تھا۔ اگر میں اس بیان میں اپنے دلی ایمان و ایقان کے خلاف کہتا ہوں۔ اور اصل حقیقت کو مخفی رکھتا ہوں۔ تو خدا تعالےٰ مجھے اور میرے بیوی بچوں کو آیت لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے نیچے لاکر مورد عذاب کرے آمین"

اگر مولوی ثناءاللہ صاحب یہ قسم نہ کھائیں۔ اور حیلہ و بہانہ کرکے اسکو ٹال جائیں۔ تو دنیا گواہ رہے۔ کہ ان کا یہ منافقانہ عقیدہ ہے۔ جسکا یقین ان کے دل نشین نہیں۔ محض لوگوں کو دہوکہ دینے اور حق کے قبول کرنے سے روکنے کیواسطے زبانی جمع خرچ ہے۔ ان کے گریز کے بعد موجودہ مولوی صاحبان میں سے بھی جو مندرجہ بالا قسم کھالے۔ وہ بھی اپنی معاندانہ حیثیت اور مخالفانہ پوزیشن کے مطابق ۵ روپیہ سے ۱۰ روپیہ تک انعام پا سکتا ہے :پچاس روپیہ خاص امرتسری معاند کیواسطے ہے۔ دوسرے مولوی ابھی یہ شرف حاصل نہیں کر سکتے۔ دیکھو ہم آپ کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور اپنے اعتقاد کو بلاکسی انعام کے بکلف بیان کرتے ہیں۔ سنو! ہمارا ایمان ہے۔ کہ مسیح اسرائیلی کو یہودیوں نے پکڑ کر صلیب پر لٹکا دیا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان کو صلیبی موت سے حسب وعدہ انی متوفیک الخ واللہ خیر الماکرین بچاکر مرفوع کردیا تھا۔ کوئی غیر مسیح اسکا ہمشکل بناکر صلیب پر نہیں

چڑھایا گیا۔ یہ جعلسازی کہ لوہے پر سونے کا ملمع کرکے لوگوں کو دھوکہ دینا خدا کی شان اور اسکے تقدس اور قرآن مجید کے خلاف ہے۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔ یہ بہروپیہ کا قصہ صریح جھوٹ ہے۔ اگر ہم اس بیان میں جھوٹے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ ہم پر اور ہمارے بیوی بچوں پر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی ماتحت عذاب نازل کرے۔ آمین۔

دیکھا مولوی صاحب اور صاحبان! یہ ہے ایمانی جرأت۔ کیا امرتسری فاضل ایسی ایمانی جرأت اپنے اعتقاد پر دکھا سکتا ہے۔ دیدہ باید:۔

المشتہر مسیح موعودؑ کا ادنیٰ غلام
خاکسار قاسم علی افسر تبلیغ (حلقہ)
قادیان ضلع گورداسپور ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

لفظ توفی کے لئے
ایک سو روپیہ انعام ۱۰۰

تمام لوگوں پر واضح ہو۔ کہ قرآن کریم اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ کہ درحقیقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام رسول بنی اسرائیل برطبق آیت فیھا تحیون وفیھا تموتون زمین پر ہی اپنی جسمانی زندگی کے دن بسر کرکے فوت ہو چکے ہیں۔ لیکن باایں ہمہ بعض علماء وقت کو اس بات پر سخت غلو ہے۔ کہ عیسیٰ بن مریم فوت نہیں ہوا۔ بلکہ زندہ ہی آسمان کیطرف اٹھایا گیا۔ اور حیات جسمانی دنیوی کے ساتھ آسمان پر موجود ہے۔

اور نہایت بیباکی اور شوخی کے ساتھ دعوے کرتے ہیں۔ کہ توفی کا لفظ جو قرآن کریم میں مسیح کی نسبت آیا ہے اس کے معنے وفات دینا نہیں۔ بلکہ پورا لینا ہے۔ یعنی یہ کہ روح کی ساتھ جسم کو بھی لے لینا۔ مگر ایسے معنے کرنا ان کا سراسر افتراء ہے۔

جب سے دنیا میں عرب کا جزیرہ آباد ہوا ہے۔ اور زبان عربی جاری ہوئی ہے۔ کسی قول قدیم یا جدید سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ توفی کا لفظ کبھی قبض جسم کی نسبت استعمال کیا گیا ہے۔ بلکہ جہاں کہیں توفی کے لفظ کو خدا تعالیٰ کا فعل ٹھہرا کر انسان کی نسبت استعمال کیا گیا ہے وہ صرف وفات دینے اور قبض روح کے معنے پر آیا ہے۔ نہ کہ قبض جسم کے معنوں میں۔

اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول صلعم سے یا اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے۔ کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونیکی حالت میں جو ذی روح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو۔ وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنے میں بھی اطلاق پایا گیا ہے۔ یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے۔ تو میں اللہ جل شانہٗ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں۔ کہ ایسے شخص کو مبلغ

ایک سو روپیہ نقد انعام دونگا۔

کوئی ہے جو لفظ توفی کے معنے بجز قبض روح اور وفات کے قبض جسم ثابت کرکے انعام مذکورہ بالا حاصل کرے۔

المشتہر مسیح موعودؑ کا ادنیٰ غلام
خاکسار قاسم علی افسر تبلیغ (حلقہ)
قادیان ضلع گورداسپور ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے
دو سو روپیہ نقد انعام ۲۰۰

ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اہلحدیث مفسر قرآن کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ مسیح ناصری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے بجسد عنصری زندہ آسمان پر اٹھا لیا تھا جو اب تک آسمان پر بجسم خاکی زندہ ہے۔ اور آخری زمانہ میں وہ آسمان سے دنیا میں آئیگا۔ اسوقت تمام یہود و نصاریٰ اسکو اللہ کا رسول مان لینگے۔ چنانچہ یہ سب کچھ مولوی صاحب نے اپنی تفسیر ثنائی جلد دوم کے حاشیہ نمبر ۴ اور صفحہ ۲۱۹ میں لکھا ہے اسلئے ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کو مبلغ دو صد روپیہ انعام محض اتنی بات کا بلا کسی شرط کے دیتے ہیں کہ وہ مسجد میں کھڑے ہوکر ہمارے سامنے اپنے اس عقیدہ پر مندرجہ ذیل الفاظ میں قسم کھالیں اور انعام پالیں۔ قسم کھانے سے پیشتر ہم میں سے ایک شخص قرآن مجید سے صرف چند آیات معہ ترجمہ پڑھ کر مولوی صاحب کو سنا دیگا۔ جسکے بعد وہ یہ قسم کھائینگے۔

میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جانکر اسکی ذات واحد کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میرا ایمان اور دلی یقین ہے۔ کہ عیسیٰ بن مریم اسرائیلی رسول

کو اسی خاکی جسم کے ساتھ خدا تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا تھا جہاں وہ اب تک زندہ موجود ہے اور وہی آخری زمانہ میں دنیا میں نازل ہوگا۔ اور یہ سب امور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں اگر میرا یہ عقیدہ خلاف قرآن مجید ہے۔ اور حضرت عیسیٰ ابن مریم زندہ آسمان میں نہیں۔ بلکہ فوت شدہ ہیں تو خدا تعالیٰ کا غضب اور لعنت مجھ پر اور میری بیوی بچوں پر نازل ہو تا دوسرے لوگوں کے لئے باعث عبرت ہو اے خدا تو اپنے بندوں کو حق پر آگاہ کرنے کے لئے ایسا ہی کر"

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔

دیکھو کتنی معمولی بات ہے۔ کہ ایک شخص کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ مسیح زندہ ہی آسمان پر ہے۔ پھر آئیگا۔ اس پر اسکو کہا جاتا ہے۔ کہ اگر واقعی تیرا یہ ایمان ہے تو اس اعتقاد کو قسم کھا کر بیان کر دے۔ اور دو سو روپیہ سکہ رائج الوقت انعام لے لے۔ اگر وہ اس پر قسم نہ کھائے تو اے عقلمند انسانو! خدا سے ڈر کر سچ کہو۔ کہ اسکو کیا سمجھا جائیگا۔ کیا اس سے یہ ثابت نہ ہوگا کہ وہ اس عقیدہ کے بیان کرنے میں منافق ہے۔ دل میں اسکے یہ ایمان اور یقین نہیں۔ جبھی تو وہ جھوٹی قسم کھانے سے کانپتا ہے۔ اور اس کا دل اسکو ملامت کرتا ہے۔

پس اگر امرتسری فاضل اسپر قسم نہ کھائے تو خوب جان لو۔ کہ وہ یقیناً اس عقیدہ کے زبان سے کہنے کا مدعی ہے۔ اور دل سے اسکا منکر۔ جسکے کھانیکے دانت اور ہیں۔ اور دکھانیکے اور۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب قسم نہ کھائیں۔ تو ان دیگر نو وارد مولوی صاحبان میں سے ہی جو مندرجہ بالا قسم کھالیں۔ ان کو بھی [illegible] اور ۱۵ اور ۲۰ اور ۲۵ روپیہ انکی علیحدہ جثیت کے مطابق انعام ملسکتا ہے۔ مگر دو صد روپیہ خاص فاضل امرتسری کیلئے ہی مقرر ہے۔ اور انعامی رقم قسم کھانے سے پیشتر وہ اپنی تسلی کیلئے کسی معتبر شخص کے پاس ہم سے جمع کرالیں اور لیجئے۔ ہم بلا کسی انعام کے اپنے عقیدہ پر پہلے حلف اٹھاتے ہیں۔ اور ایک پیسہ نہیں لیتے۔ سنئے۔ ہمارا اعتقاد ہے۔ کہ مسیح اسرائیلی دیگر انبیاء کیطرح فوت ہو گیا ہے۔ اور آنیوالا مسیح آچکا جو مرزا غلام احمد قادیانی (الف الف علیہ الصلوٰۃ والسلام) تھا۔ اور یہ سب کچھ قرآن مجید اور حدیث صحیح اور خدا تعالیٰ کی تازہ وحی سے ثابت ہے۔ اور ہمارا یہی ایمان اور یقین ہے اگر ہم نے اسمیں جھوٹ کہا ہے۔ یا اصل حقیقت کو دل میں چھپا لیا ہے۔ تو خدا تعالیٰ ہمکو اور ہمارے بیوی بچوں کو لعنۃ اللہ علے الکاذبین کے نیچے مورد عذاب کرے آمین:۔

الداعی الی الخیر۔ مسیح موعودؑ کا ادنےٰ غلام خاکسار قاسم علی افسر تبلیغ قادیان ضلع گورداسپور

۱۹ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کیلئے تیار ہیں؟

اس سوال کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب خود ہی اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۲ جون سنہ ۱۹۰۶ء میں یہ دیتے ہیں۔ کہ:۔

"آیت (مباہلہ) پر عمل کرنے کے لئے ہم طیار ہیں۔ اور اب بھی ایسے مباہلہ کے لئے جو آیت مرقومہ (مباہلہ والی) سے ثابت ہوتا ہے۔ طیار ہیں"

(صفحہ ۴ کالم اول)

لہٰذا سوال مندرجہ عنوان تو فیصلہ شدہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اب ہم عوام کی آگاہی کے لئے آیت مباہلہ معہ اس کے ترجمہ تفسیری کے مولوی ثناء اللہ صاحب ہی کی تفسیر سے نیچے نقل کر دیتے ہیں:۔

"فمن حاجك فيه من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكذبين یعنی تو ایسے لوگوں کو جو کسی دلیل کو نہ جانیں۔ کسی علمی بات کو نہ سمجھیں کہدے کہ آؤ ہم اپنے اور تمہارے بیٹے۔ اپنی اور تمہاری بیٹیاں اپنے اور تمہارے بھائی بند بلائیں۔ پھر عاجزی سے جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔ خدا خود فیصلہ دنیا میں ہی کر دیگا۔ جو فریق اس

سے نزدیک جھوٹا ہو گا۔ وہ دنیا میں ہی برباد اور مورد غضب ہو گا"

(تفسیر ثنائی جلد دوم صفحہ ۴۰ مطبوعہ ۱۸۹۹ء)

یہ ہے وہ آیت "مرقومہ" جس کے ماتحت مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کرنے کو ہر وقت تیار ہیں۔ اور وہ مانتے ہیں۔ کہ اس مباہلہ کا نتیجہ فریق کاذب پر دنیا میں ہی بربادی اور تباہی ہوتا ہے۔ اور کسی خاص عذاب کی وہ تعیین بھی نہیں کرتے۔ اور نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ خدا کا کام ہے۔ کہ جو عذاب چاہے۔ نازل کرے۔ لیکن وہ ایسے مباہلہ سے قبل مباحثہ بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ تا کوئی شخص بے سمجھے بوجھے اور بغیر اتمام حجت ہوئے جلد بازی سے مباہلہ نہ کر بیٹھے۔ اور در حقیقت ایسی صورت میں جبکہ فریقین ایک دوسرے کے دعاوی اور دلائل سے پوری واقفیت نہ رکھتے ہوں۔ ایک دوسرے کو واقف کر کے بخوبی سمجھا دینا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اسی لئے مولوی ثناء اللہ صاحب یہ فرماتے ہیں کہ

"مباہلہ سے پہلے مباحثہ کا ہونا ضروری ہے بس میں ایسے مباہلہ کیلئے بالکل طیار ہوں۔ جو آیت مرقومہ (بالا) سے ثابت ہوتا ہے"

سو ہم مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو بشارت دیتے ہیں۔ کہ ہم آپ کے مسلمہ و منظور کردہ مباہلہ کے مطابق ہی آپ سے مباہلہ کرنے کو تیار میدان میں کھڑے ہیں۔ اب آپ اٹھیں اور اسی طرح بغیر کسی قیل و قال کے ہم سے مباہلہ کر لیں۔ البتہ اسقدر گذارش ہے۔ کہ مباہلہ سے قبل جس غرض کے لئے مباہلہ ہوتا ہے۔ وہ ہمارے خیال میں بوجہ اتم پوری ہو چکی ہے۔ فریقین عرصہ دراز کی گفت و شنود کے بعد علیٰ وجہ البصیرت ایک دوسرے کے کاذب ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔ جیسا کہ آپ حضرت مرزا صاحب کے متعلق اپنے ایمان و ایقان کا بالفاظ ذیل بارہا اعلان کر چکے ہیں۔ کہ:۔

"میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ میں مرزا صاحب کو جھوٹا جانتا ہوں۔ خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتا۔ اسکی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں۔ وہ بڑا کذاب۔ بڑا دجال۔ بڑا بے حیا۔ بڑا فریبی۔ بڑا مکار۔ بڑا ابلہ فریب۔ بڑا غدار۔ بڑا مفتری علی اللہ غرض سب اوصاف قبیحہ میں بڑا ہے اسکو اسلام کیا خدا پہ بھی ایمان نہ تھا"

(اہل حدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء و ۱۲ جون ۱۹۰۸ء و مرقع مارچ و اپریل ۱۹۰۸ء)

یہ تو وہ بصیرت ہے۔ جو آپ کو سالہا سال کے بحث و مباحثہ سے حاصل ہو چکی ہے۔ اس کے خلاف ہم علیٰ وجہ البصیرت ان سب الفاظ کا حقیقی مصداق آپ کو جانتے و مانتے ہیں۔ ایسی بصیرت کے ہوتے ہوئے جو علیٰ وجہ الکمال فریقین کو حاصل ہے۔ مباہلہ سے قبل مباحثہ کرنا بے سود اور تحصیل حاصل ہے۔ اب تو صرف مباہلہ ہی باقی ہے۔ جس سے آج تک آپ پہلو تہی کرتے رہے لہٰذا اب مباہلہ ہی ہونا چاہیئے۔ اور اگر آپ باایں ہمہ بصیرت و یقین پھر بھی مباہلہ سے پہلے مباحثہ ہی ضروری خیال کرتے ہیں۔ تو ہم کو اس سے بھی انکار نہیں۔ تا کہیں آپ اسی حیلہ کو آڑ بنا کر مباہلہ مسلمہ خود سے بھی نہ گریز کر جائیں۔ یہ بھی ہم منظور کرتے ہیں۔ کہ دو گھنٹہ تین گھنٹہ چار گھنٹہ تک آپ ہمیں اپنے وہ دلائل جو تکذیب مرزا صاحبؑ میں ایسے ہوں۔ کہ اس سے پہلے آپ ہم کو بذریعہ تحریر و تقریر نہیں سنا چکے۔ تو بیشک سنا لیں۔ اور ہم بھی اگر ضرورت ہو گی تو اسی قدر وقت میں جس قدر آپ لینگے۔ مرزا صاحبؑ کی صداقت کے دلائل آپ کے سامنے پیش کر دینگے۔ اس کے بعد حسب آیت مرقومہ بالا آپ کا مسلمہ اور منظور کردہ مباہلہ ہو گا۔ مگر ایسا نہ ہو گا۔ کہ بعد مباحثہ آپ مباہلہ سے ہٹ جائیں۔ کیونکہ مباحثہ محض آپ کی حجت توڑنے کی نیت سے اس لئے منظور کیا جائیگا۔ کہ آپ اس کے بعد مباہلہ کریں۔ ورنہ مباحثہ کی ضرورت نہیں اور مباہلہ ان الفاظ میں ہو گا۔

"اے خدائے قادر و ذوالجلال ہم سب جو تیری حضور کھڑے ہیں تیری ذات وحدہ لاشریک کی قسم کھا کر کہتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی تیرا برگزیدہ رسول اور مسیح موعودؑ اور مامور من اللہ ہے اور اسکی تمام پیشگوئیاں اور جملہ الہامات تیری طرف سے اور تیرا کلام ہیں اور ہم اسپر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ مگر مولوی ثناء اللہ مرزا صاحبؑ کو مفتری علی اللہ اور کاذب و دجال کہتا ہے۔ پس اگر ہم ایسا کہنے میں جھوٹے ہیں۔ تو ہم کو اور اگر مولوی ثناء اللہ اس کہنے میں جھوٹا ہے۔ تو اسکو لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت لاگر

مورد عذاب بنا۔ آمین"۔

اس دعا پر آپ سب لوگ آمین کہیں اور اسکے بعد آپ یہ دعا کریں کہ:۔

"اے ذوالجلال والاکرام عزیز ذوانتقام میں تیری ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میرزا غلام احمد مفتری علے اللہ کذاب اور دجال تھا اسکا دعوٰی مسیح موعود اور مامور من اللہ ہونیکا انسانی اور نفسانی افترا تھا۔ اسکی تمام پیشگوئیاں اور الہامات محض شیطانی وساوس اور تقول علی اللہ ہیں۔ نہ اسکو اے خدا تجھ پر ایمان تھا۔ نہ اسلام سے تعلق۔ اور میں اسپر علی وجہ البصیرت یقین رکھتا ہوں۔ لیکن میرے مدمقابل اسکو مامور من اللہ اور رسول اللہ اور مسیح موعود مانتے ہیں۔ پس اگر میں خلاف واقعہ کہکر حقیقت کو چھپاتا ہوں اور ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو مجھے۔ اور اگر فریق مقابل جھوٹا ہے۔ تو اسکو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت لاکر مورد غضب بنا۔ آمین

اسپر ہم سب آمین کہینگے۔ اور مباہلہ ختم ہوگا۔ آپ کو یہ بھی اختیار ہے۔ کہ آپ اگر چاہیں تو اپنے بھائی بند موجودہ مولوی صاحبان کو اور جو شخص بھی اس کار ثواب میں آپ کا ساتھ دینا چاہیں۔ ان کو بھی اپنے ساتھ ملالیں۔ اور یہ ہماری عین خواہش ہے کہ یہ علماء جو آئے ہوئے ہیں۔ اگر آیت مباہلہ پر ایمان اور مرزا صاحب کے کذب پر یقین رکھتے ہیں۔ تو آپ کے شریک حال ہوکر اپنا ایمانی نمونہ دکھائیں۔

اب ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ایسے مباہلہ سے جس کیلئے بقول خود آپ ہمیشہ ہی تیار رہے ہیں۔ اور آپ کے مسلمات کے خلاف ہم نے ایک انچ بھی ادہر اُدہر کرنا نہیں چاہا۔ کوئی نیا حیلہ بہانہ کرکے گریز کی راہ نہ اختیار کرینگے۔ اور فوراً میدان مباہلہ میں جو اسی جگہ اسی مقام پر ہوگا نکل آئیں گے۔ اب آخری بار بھی فرار بر فرار کا بدنما داغ یہاں سے اپنی پیشانی پر لگواکر امرت سر نہ جائیں گے۔ اور کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون کے وعید سے خوف کھائینگے۔

پس گواہ رہ تو اے زمین اور سن لے تو اے آسمان اور شاہد رہو تم اے یہاں کے رہنے والے ہندو اور مسلمان اور یاد رکھو تم اے باہر سے آئے ہوئے مخالف مولویو اور غیر مولویو کہ جو شخص اب اس قرآنی مباہلہ سے انکار کرے۔ اور تکذیب وتکفیر سے بھی باز نہ آئے۔ تو اسپر خدا تعالیٰ اور رسولؐ اور ملائکہ اور کل جہان کے لوگوں کی لعنتیں ہوں۔ اور تم سب لوگ کہو۔ آمین:۔

المنتظرین

(۱) شبیر علی عفا اللہ عنہ (بی اے) (۲) (سید) محمد اسمٰعیل (۳) (سید) محمد اسحٰق (مولوی فاضل) (۴) (سید) محمد سرور (۵) (حافظ) روشن علی (۶) محمد اسمٰعیل احمدی (مولوی فاضل ومنشی فاضل) (۷) عبدالرحمٰن مصری (مولوی فاضل) (۸) رحیم بخش (ایم اے) (۹) عبدالمغنی (۱۰) خالصاحب فرزند علی عفا اللہ عنہ (۱۱) جلال الدین (مولوی فاضل) (۱۲) ابوالعطاء رحمت علی (مولوی فاضل) (۱۳) غلام احمد (مولوی فاضل) (۱۴) (مولوی) محمد جی (مولوی فاضل) (۱۵) (مولوی محمد) شہزادہ (مولوی فاضل) (۱۶) (شہزادہ) عبدالمجید (۱۷) شیخ نواب الدین (بی اے۔ بی۔ ٹی) (۱۸) علی محمد (بی اے۔ بی۔ ٹی۔) (۱۹) غلام نبی (ایڈیٹر الفضل) (۲۰) محفوظ الحق علمی (مولوی فاضل) (۲۱) ظہور حسین (مولوی فاضل) (۲۲) مہر محمد خان شہاب (نائب ایڈیٹر الفضل) (۲۳) ذوالفقار علیخان (برادر اکبر مسٹر محمد علی وشوکت علی) (۲۴) (ڈاکٹر) خلیفہ رشید الدین (۲۵) خاکسار قاسم علی (ایڈیٹر فاروق)

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی

اور دیگر علماء کا چیلنج مباحثہ منظور

کل انیس ۱۹ تاریخ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے احمدیوں کو وفات وحیات مسیح کے مسئلہ پر بحث کرنے کا چیلنج دیا تھا۔ اور گو پیشتر اس کے کہ ہم اس کا جواب دیتے پہلے تو نام نہاد انجمن اسلامیہ کے عہدہ داروں نے اور پھر مولوی ثناء اللہ صاحب نے مولوی ابراہیم صاحب کی طرف سے

اس چیلنج کو واپس لے لیا
بلکہ دفن کردیا ہے۔

لیکن چونکہ اس کیساتھ ہی انکی طرف سے اس امر کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وہ وفات وحیات مسیح پر کسی اور مقام پر ہم سے بحث کرنے کے لئے تیار رہیں اور چونکہ اس چیلنج کے جواب کی قبولیت

کا اعلان کرنے کا جب ہم نے ارادہ کیا
تو انہوں نے ہم کو موقعہ نہ دیا۔ اسلئے ہم
اس اشتہار کے ذریعہ سے اعلان کرتے
ہیں۔ کہ ہم

عُلماء میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ
وفات و حیات مسیح کے مسئلہ پر
بحث کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن
ہم یہ جانتے ہیں۔ کہ

علماء اس پیالہ کے پینے
کیلئے کبھی تیار نہیں ہونگے۔

کیونکہ وہ اس مسئلہ پر بحث کرنے سے ہمیشہ
جی چُراتے ہیں۔ اور حتی الوسع جی چُراتے
رہینگے۔ اگر یہ چیلنج سچے دل سے دیا گیا
ہے۔ تو ہم امید کرتے ہیں۔ کہ علماء اب
اپنے دعویٰ کو واپس نہ لینگے۔ شرائط
کے متعلق ہم یہ مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ ایک
آدمی غیر احمدی علماء اپنی طرف سے مقرر
کر دیں۔ اور ایک احمدی جماعت کا قائم
مقام ہو۔ یہ دونو قائم مقام تحریری طور
پر شرائط مباحثہ کا تصفیہ کر لیں۔ اور اس
کے مطابق لاہور کے مقام پر مباحثہ
ہو جاوے۔ لیکن اگر اسی علاقہ میں مباحثہ
منظور ہو۔ تو پھر گورداسپور میں مباحثہ ہو۔
یہ جو کہا گیا ہے۔ کہ احمدی جماعت
کیطرف سے خلیفہ یا اسکا قائم مقام بحث
کرے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جب
آپ کے خلیفۃ المسلمین یا ان کے قائم مقام
بحث کرنیکے لئے آدینگے۔ تو اسوقت احمدی
جماعت کے خلیفہ یا ان کے مقرر کردہ
قائم مقام بھی بحث کرنیکے لئے آجاوینگے

یہ بات صرف ہم اسلئے لکھتے ہیں۔ کہ اس
امر کو بطور شرط پیش کیا گیا ہے۔ ورنہ
یہ بات ممکن ہے۔ کہ

جو شخص ہم میں سے بحث
کیلئے کھڑا ہو۔ اسکو ہمارے
امام اپنی نیابت کی سند
لکھ دیں۔

ہم اُمید کرتے ہیں کہ:-

حاضر الوقت اصحاب اُن علماء
کو مجبور کرینگے۔ کہ اس مسئلہ کے
فیصلہ سے جی نہ چُرائیں ٭

خاکساران

(قاضی) محمد ظہور الدین اکمل (ایڈیٹر
تشحیذ الاذہان) (میر) قاسم علی
(ایڈیٹر فاروق) (منشی) غلام نبی
(ایڈیٹر الفضل قادیان)

۲۰ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء

احمدی خاتون کے خریدار

احمدی خاتون کے خریداروں کی اطلاع کیلئے یہ امر درج کیا جاتا ہے۔
کہ ماہ مارچ کا رسالہ چھپکر آپ تک پہنچ چکا ہے۔ اپریل کا رسالہ
لکھا جا رہا ہے۔ ۱۵ اپریل تک چھپکر آپ تک پہنچ جائیگا۔
مہربانی کر کے اسکی خریداری کیطرف توجہ فرما کر مشکور فرماویں۔ اگر
ہر ایک خریدار کم از کم ایک خریدار دے۔ تو اگلا رسالہ چھپنے کاغذ
اچھی لکھائی چھپائی سے شائع ہو سکتا ہے۔ جن احباب کے نام گذشتہ
بقایا ہے۔ وہ بھی ادا کر دیں۔ گذشتہ سال ۸ ماہیہ پرچہ نکلا تھا اسلئے
۸ عہ ہر خریدار کے ذمے ہیں۔ گذشتہ بقائے کے عہ بذریعہ منی آرڈر بھیج
دیں۔ تاکہ وی پی نہ کرنا پڑے۔ بعض احباب کے نام پچھلے ۴
سے پچھلے سال کا بھی بقایا ہے۔ مہربانی کر کے اسکی ادائیگی کی طرف بھی توجہ فرماویں۔ والسلام۔ شیخ محمود احمد۔

قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

حق کے مقابلہ سے باطل بھاگ گیا

دیوبندی عُلماء کا مُباہلہ سے کھلا کھلا فرار

مباہلہ حق و باطل صداقت و کذب
میں کھلا کھلا امتیاز کر دینے والا ایک
ایسا حربہ ہے۔ کہ باطل پرست اسکا
نام ہی سنکر تھرّانے اور کانپنے لگتے ہیں
ان کی طاقتیں سلب ہو جاتی۔ ان کو
قویٰ جواب دے بیٹھتے ہیں۔ ان کے
حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ ان کے
ہاتھ پاؤں شل ہو جاتے ہیں۔ اور
وہ ناکام و نامراد ہو کر ہمیشہ کے لئے تیرہ و تار
گڑھے میں جا پڑتے ہیں۔
اس نظارہ کو دنیا نے سب سے اوّل
اسوقت دیکھا جب رسول کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے حسب ذیل باطل کش
اور کفر شکن اعلان فرمایا۔ تعالوا ندع
ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم
و انفسنا و انفسکم ثم نبتھل فنجعل
لعنة اللہ علی الکاذبین۔ (۳-۵۴) پھر
اس زمانہ میں ملاحظہ کیا جبکہ آپ کا بروز
اتم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مبعوث
ہوا ٭
دُنیا جانتی ہے۔ اور خوب اچھی

طرح جانتی ہے۔ کہ آپ نے کس بلند آہنگی سے تمام ہندوستان کے علماء اور سجادہ نشینوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ مگر کوئی بتا سکتا ہے۔ کہ آپ کے مقابل پر کون کھڑا ہوا؟ کوئی بھی نہیں۔ پھر کیا یہ آپ کی صداقت کا عظیم الشان ثبوت نہیں ہے۔ لیکن یہ ثبوت آپکی زندگی میں ہی اپنی پوری شان کے ساتھ ظاہر نہیں ہوا۔ بلکہ اب جبکہ آپ کا خلیفہ برحق موجود ہے۔ اب بھی اسکا اظہار ہو رہا ہے۔ کل کی بات ہے کہ علماء دہلی نہایت عبرت انگیز طریق سے مباہلہ سے بھاگ گئے۔ پھر ان کے بعد خواجہ حسن نظامی صاحب اٹھے۔ اور ایک گھنٹہ کے اندر اندر جان لینے کی دہمکی دی۔ لیکن جب انہیں اسلامی طریق کے مطابق مباہلہ کیلئے بلایا گیا۔ تو ہمیشہ کیلئے خاموش ہو گئے۔ مگر اب ان سب سے بڑی اور خطرناک ہزیمت مباہلہ کے متعلق جن لوگوں کو اٹھانا پڑی۔ وہ علماء دیوبند ہیں۔

مدرسہ دیوبند کے مہتمم مولوی حبیب الرحمن صاحب نے جب ایک معمولی سی بات پر اپنے معترضین کو علماء دیوبند کیطرف سے مباہلہ کی دعوت دی تو ہم نے علماء دیوبند سے کہا کہ جب ان کے نزدیک مباہلہ کرنا جائز ہے۔ اور کسی امر کا فیصلہ کرنے کے لئے وہ اسپر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو کیوں ہمارے مقابلہ پر بھی اسی ذریعہ سے اس بات کا فیصلہ کرنے کیلئے نہیں کھڑے ہوتے جسکی وجہ سے ہم ان کو اور وہ ہمیں مسلمان نہیں سمجھتے۔

ہمارے اس زبردست چیلنج پر علماء دیوبند میں جب کوئی حرکت نہ پیدا ہوئی۔ تو اشتہارات کے ذریعہ انہیں خواب گراں سے بیدار کرنے کی کوشش کیگئی۔ جو کامیاب ثابت ہوئی۔ اور ایک شخص "عبد السمیع" ان کا قائم مقام بنکر سامنے آیا۔ لیکن آخر کار ہوا وہی جو ہم نے چیلنج دیتے وقت ہی بتا دیا تھا۔ اور جسے دیوبندی قائمقام نے اپنے اشتہار میں ہمارے چیلنج کا ذکر کرتے ہوئے خود اسطرح لکھ دیا تھا کہ:-

"جیسے کہ مرزائی جماعت کی عادت ہے۔ اپنا یقین بھی ظاہر کر دیا۔ کہ علماء دیوبند مباہلہ کیلئے تیار نہ ہونگے۔ اور انواع و اقسام کے حیلوں سے مباہلہ کو ٹالینگے"

(دیکھو سب سے پہلا دیوبندی اشتہار)

اب دنیا دیکھ لے اور حق پسند اصحاب ملاحظہ کریں۔ کہ ہمارا یہ یقین جسے قدرت خداوندی نے دیوبندی اشتہار میں ثبت کرا دیا۔ کسطرح روز روشن کیطرح حرف بحرف پورا ہوا کہ ایک عرصہ تک انواع و اقسام کے حیلے بہانے کرنے کے بعد علماء دیوبند نے بالکل سکوت اختیار کر لیا۔ اور ہمارا اشتہار جسپر ۲۵ جنوری ۱۹۲۰ء کی تاریخ ثبت ہے۔ اور جو انہی دنوں ان کے پاس بذریعہ رجسٹری پہنچا دیا گیا تھا۔ آج تک کہ ایک سال سے بھی زیادہ عرصہ گذر چکا ہے اسکا جواب ان سے نہیں بن پڑا۔ حالانکہ اس دوران میں ایک بار نہیں بلکہ دو بار بذریعہ اخبار "الفضل" ان سے جواب کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ غیرت بھی دلائی گئی۔ لمبے چوڑے دعوے یاد دلا کر ان کے شرم اور ندامت کے جذبات کو بھی اپیل کیا گیا۔ لیکن انہیں نہ بولنا تھا۔ نہ بولے اور اس طرح مباہلہ سے کھلا کھلا فرار اختیار کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک ثبوت ٹھہر گئے۔

حق پسند اصحاب کے لئے حضرت مرزا صاحب کے صادق اور راستباز ہونیکا یہ ایک عظیم الشان نشان ہے۔ پس اے وہ لوگو! جو حق کے جویان ہو۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور اپنی عاقبت سنوار لو۔ ہم نے علماء دیوبند کو علی الاعلان کہدیا تھا۔ اور اب بھی کہتے ہیں۔ کہ ہم ہر وقت خدا کے فضل و کرم سے اور اسی کی توفیق سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر مباہلہ کرنے کیلئے تیار اور آمادہ ہیں۔ کیونکہ ہمارے قدم صداقت کی اس مضبوط چٹان پر قائم ہیں۔ جہاں سے کوئی بڑے سے بڑا مخالف بھی ہٹانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور کوئی نہیں ہے۔ جو ہمارے مقابل پر کھڑا ہونیکی طاقت رکھتا ہو علماء دیوبند اگر اپنے آپ کو حق پر سمجھتے۔ اگر انکے پاس صداقت ہوتی۔ اگر ان میں مباہلہ کیلئے سامنے آنیکی جرأت ہوتی۔ تو وہ کیوں بھاگتے۔ اور کیوں راہ فرار اختیار کرتے۔

اگر آپ لوگوں کو انکے فرار میں کسی قسم کا شک و شبہ ہو تو مولوی عبدالسمیع صاحب دیوبندی سے بالمشافہ پوچھ لیجئے۔ کہ انہوں نے بحیثیت قائم مقام علماء دیوبند کیوں ہمارے اس اشتہار کا جواب شایع کر کے ہمیں نہیں بھیجا۔ جسے ان کے پاس پہنچے ہوئے ایک سال سے بھی زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن اس سوال کا جواب ان کے پاس سوائے اسکے اور کچھ نہیں ہے۔ کہ علماء دیوبند مباہلہ سے بھاگ گئے ہیں۔

اب کیا ان علماء کا اسطرح بھاگنا حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا عظیم الشان نشان نہیں ہے۔ بیشک نشان ہے۔ پس اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور جسطرح خالی ہاتھ آئے ہو۔ اسی طرح خالی ہاتھ نہ چلے جاؤ۔ کہ یہ دنیا چند روزہ ہے۔ اور مرنیکے بعد تمہیں احکم الحاکمین کے حضور پیش ہونا ہے۔ جس نے حضرت مرزا صاحب کے مخالفین کی طاقتیں اور حوصلے سلب کر کے تمہارے فائدہ اٹھانے کے لئے اس قسم کے نشان مہیا کر دیئے ہیں۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین۔

المشتہر مسیح موعود کا ادنےٰ
غلام خاکسار قاسم علی افسر تبلیغ
قادیان پنجاب۔ ۲۱ مارچ ۱۹۲۱ء

احمدؐ کے نام لیوا

احمدؐ کے نام لیوا جس زمیں میں پہنچے
بام فلک سے نیّر کرنے سلام آیا،
نصرت ہے ان کی باندی شہرت ہر گھر کی لونڈی
جرنیل بہ رعب ان کے بن کر غلام آیا
سایہ فگن سروں پہ ہے چتر رحمت حق
اکرام ضیف کرنے دار السلام آیا،
شیریں کلام ان کا سننے کو خلق دوڑی
ہو جمع طالبوں کا گرد ازدحام آیا
جن و بشر سراسر مشتاق دید آئے
کون آج ماہ طلعت بالائے بام آیا
کون آج اپنے گھر میں آیا سفیر بنکر
با احترام آیا۔ با احتشام آیا
کس کی گلی سے آیا دل اچھا ہو لبھایا
کس ماہ وش کا لے کر پیام وسلام آیا
تسنیم کا ہے چشمہ یا یہ رہا ہے کوثر
دل کی تپش بجھانے ہر خاص و عام آیا
زنگی ہو یا فرنگی پینے کو رام رنگی
لیکر کوئی صراحی اور کوئی جام آیا
چالیس سو نے کرلی یکدم قبول بیعت
مغرب سے لیکے ریوٹر برقی پیام آیا
یہ کام ہے خدا کا پھر افتخار اس کا
حصے میں میرزا کے ہے لاکلام آیا
قطعہ یہ لکھ کے گوہر محمود کو سنا دو۔
ملنے کو ہم سے پیارا ہو تیز گام آیا۔

(خاکسار نعمت اللہ گوہر)

درخواست دُعا

میاں رحمت اللہ صاحب باغانوالے سکرٹری احمدیہ انجمن بنگہ جو نہایت مخلص اور پرانے خادم ہیں۔ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ امسدفعہ سالانہ جلسہ پر بھی نہیں آسکے۔ وہ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ سب احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ امید ہے کہ احباب دردِ دل سے دُعا فرماویں گے۔ تاکہ میاں صاحب موصوف کو اللہ تعالیٰ صحت کلی عطا فرماوے۔ آمین

چار ہزار نومسلم

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس کے محض فضل وکرم سے چار ہزار کی جماعت سلسلہ حقہ احمدیہ میں داخل ہوئی۔ اور غیر احمدیوں کے جلسہ کے بعد فوراً ہی یہ خبر آگئی۔ الحمد للہ

غیر احمدی بیان کرتے ہیں۔ کہ چار ہزار آدمی ان کے جلسہ میں تھے۔ پس یہ خدا کی غیرت کا تقاضا تھا۔ کہ اسنے جلد یہ خبر دی۔ کہ اسلام کی مخالفت کیلئے جسقدر لوگ جمع ہوئے اسی تعداد کے خدا تعالیٰ نے نئے آدمی دیئے

پھر یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ۴۰ آدمی جماعت سے نکل گئے۔ اور مرتد ہوئے۔ ہم نے تو چار آدمی ہی سنے تھے۔ مگر اب علماء کی جدت طبع نے چار کے چالیس بنا دیئے پس کیا ہی خوشی کی بات ہے۔ کہ اگر چالیس بھی ہوں۔ تو خدا نے ایک کے عوض میں ایک جماعت دی۔ اسپر جسقدر بھی ہماری جماعت خوشی کرے۔ کم ہے۔ مگر اس خوشی کے ساتھ ہی چاہیئے۔ کہ جماعت میں اب تبلیغ کا ایک خاص جوش پیدا ہو تاکہ خدا کی نصرت کو ہم پورے طور سے جذب کریں۔

(شیخ محمد اسمٰعیل مہاجر قادیان)

قادیان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت ناساز ہے۔ زکام اور بخار کیوجہ سے۔ جمعہ خود نہیں پڑھا سکے۔ حضرت مولوی سرور شاہصاحب نے پڑھایا۔

(۲) جناب کرنل اوصاف علیخانصاحب سی۔ آئی ای۔ کمانڈر انچیف مہاراجہ نابھہ کی تقریب ولیمہ ۲ ر اپریل ۱۹۲۱ء کو تھی۔ کرنل صاحب نے نواب صاحب کی کوٹھی میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا تھا۔ دعوت پُر تکلف تھی۔ خان بہادر میرزا سلطان احمد صاحب بھی مدعو تھے۔

چونکہ کرنل صاحب کی شادی خانصاحب ذوالفقار علیخانصاحب ناظر امور عامہ کے ہاں ہوئی ہے۔ اور خانصاحب علی برادرز کے بڑے بھائی ہیں۔

اس تقریب پر علی برادرز کے بیوی بچے اور والدہ بھی آئی ہوئی تھیں۔

(۳) میر قاسم علی صاحب سکرٹری تبلیغ کے باقاعدہ لیکچر چوک بازار میں ہو رہے ہیں۔

(۴) چار ہزار نومسلموں کی خوشی میں تین اپریل کو مدرسہ میں چھٹی کیگئی۔

(۵) مدرسہ تعلیم الاسلام کی جماعت بندی ہوگئی ہے۔ نتائج بہت اچھے رہے۔ احباب کو اسوقت چاہیئے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو قادیان میں بھیجدیں۔ تاکہ وہ دینی تربیت بھی حاصل کریں۔ اور بچے اور پکے احمدی بنیں۔

(۶) مدرسہ احمدیہ کے امتحانات کا سلسلہ جاری ہے اور جلد جماعت بندی ہوگی۔ احباب کو مدرسہ احمدیہ کیطرف خاصکر توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ قوم میں علماء پیدا ہوں۔ اور وہ ضرورت جو اسوقت کثرت سے علماء کے متعلق ہے۔ اسکو پورا کیا جاوے۔ اسوقت تمام دنیا میں احمدی علماؤں کی ضرورت ہے۔ اور ہمارے پاس کام کرنیوالے آدمی بہت تھوڑے ہیں۔ حالانکہ اسی بات کی ضرورت ہے۔ کہ ہمارے پاس ایک کافی تعداد علماء کی موجود ہو۔ جو دوسرے ممالک میں نکل جائے۔ اسلئے اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے بچے مدرسہ احمدیہ میں بھیجیں۔

(۷) خدا کی قدرت ہے کہ میاں عنایت اللہ سکرٹری انجمن اسلامیہ قادیان جلسہ ختم ہوتے ہی قادیان کو چھوڑ کر گورداسپور اپنی دوکان وغیرہ لیگئے ہیں۔ اور اپنے وجود سے قادیان کو پاک کر گئے ہیں۔ الحمد للہ۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ بشارت عظمیٰ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا

ایک دن میں چار ہزار احمدی،

عیسائیت کو شکست فاش۔ چار ہزار عیسائی اسلام کے جھنڈے کے نیچے۔ نعرہ اللہ اکبر کی گونج افریقہ کے صحراہیں۔ صلیب کا جُوا اتار گیا توحید کے زمزمے وحدت کے گیت گائے گئے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی میٹھی صدائیں لگائی گئیں۔ حبشیوں کے ملک میں۔ نیّر نے صداقت کی روشنی دکھاکر چار ہزار سیاہ خام تثلیث پرستوں کو نور اسلام سے منوّر کر دیا۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر وللہ الحمد یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ کا نظارہ خوش کن آنکھوں نے دیکھ لیا۔

اے احمدی خوش ہو۔ اور سجدات شکر کر۔ خدا نے تیرے آقا کی دعا کو سُن لیا۔ پرستاران صلیب کے گھر ماتم ہوگیا۔ اور احمدیت کا جھنڈا انکے گھروں میں لہرانے لگا۔ کیا سچ فرمایا اس پہلوان حضرت رب جلیل نے۔ ؎ "ملک سے مجھکو نہیں مطلب نہ جنگوں سے ہے کام"؎ "کام میرا ہے دلوں کو فتح کرنا نے دیار"؎ دلوں کا بادشاہ۔ روحانیت کا تاجدار۔ وہ آسمانی شاہسوار دلوں کو فتح کرنیکے لئے قلوب کی حکومت کیلئے آیا۔ پس خدا نے آج دنیا کے دل اسکے قبضے میں دیدیئے۔ اور وہ لاکھوں دلوں پر حکومت کر رہا ہے۔ اس خیال کو دیکھو۔ جبکہ وہ یکہ و تنہا تھا۔ اور کوئی اسکو نہ جانتا تھا۔ بے کسی و بیکسی اسکے ساتھ تھی۔ کوئی اسکے راستے میں دیواریں کھڑی کرتا تھا۔ کوئی مقدمہ بناتا تھا۔ کوئی جھوٹی شہادتوں کیلئے تیار تھا۔ کوئی کفر کے فتوے دے رہا تھا۔ قادیان کی زمین جو اس جری اللہ کی ملکیت تھی۔ اسپر بھی دشمن قابض تھا۔ اسکے ماننے والوں کیلئے مٹی کی ایک ٹوکری لینی محال تھی اسحالت میں کہتا ہے۔ ؎ کام میرا ہے دلوں کو فتح کرنا نے دیار۔ آج ہمنے دیکھ لیا۔ کس شان سے وہ دلوں کا بادشاہ انکو فتح کر رہا ہے۔ اور وہ جو اسپر سالہا سال سے حکومت کر رہے ہیں۔ وہ شکست کھا رہے ہیں۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ حقدار آگئے جھوٹے تاجدار بھاگ گئے۔ اور وہ کیسے ٹھیر سکتے تھے۔ بھلا مہر درخشاں کے سامنے اندھیرے کی چیزیں کہیں رہ سکتی ہیں۔ پس آج خوشی احمدی در و دیوار پر ہے۔ جو کہتے تھے کہ یہ تباہ ہو جائیگا۔ انکے گھر میں آج ماتم ہے ان کی روحانی موت ہے۔ اور جو کہتے تھے۔ کہ اسکا نام سم قاتل ہے۔ وہ دیکھ لیں کس طرح بار آور ہو رہا ہے۔ اور اسکا نام پھیل رہا ہے۔ پھول رہا ہے۔

اے احمدی قوم وہ دن یاد کر جبکہ خدا کا مسیح تجھ میں تھا۔ اور ہر روز تجھ کو اپنی مسیحائی کلام سے زندہ کرتا تھا۔ اور جبکہ ہر روز وہ خدا کا تازہ بتازہ کلام سناتا تھا۔ اے قوم احمدی تجھے یاد ہوگا۔ جبکہ ہمارے مسیح نے اپنے پیارے محبوب رب العالمین کو یوں دعا کے ذریعے مخاطب کیا۔ ؎ دن چڑھا ہے دشمنان دین کا ہم پر رات ہے؎ اے میرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بیقرار؎ اے مرے پیارے فدا ہو تجھ پہ ہر ذرہ مرا؎ پھیر دے میری طرف اے ساربان جگ کی مہار کچھ خبر لے تیرے کوچے میں یہ کسکا شور ہے؎ خاک میں ہوگا یہ سر گر تو نہ آیا بن کے یار؎ یہ ایک دعا ہے جو خدا کا پیارا احمدؐ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مولےٰ سے کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ ؎ "پھیر دے میریطرف اے ساربان جگ کی مہار"؎ خدا تعالیٰ نے اس دعا کو سنا اور ایک بشارت عظمیٰ دی۔

"سن اے احمدی جماعت"۔ پیارا مسیح موعودؑ فرماتا ہے۔ ؎ بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا؎ جو ہوگا ایکدن محبوب میرا؎ کرونگا دور اس ماہ سے اندھیرا۔ دکھاؤنگا کہ ایک عالم کو پھیرا"؎ بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی؎ فسبحان الذی اخزی الاعادی؎ اسکے جواب میں دربار احدیت سے ایک بشارت میں فرمایا گیا۔ کہ یہ جو تم مانگتے ہو۔ کہ ؎ "پھیر دے میریطرف اے ساربان جگ کی مہار"؎ تمکو ایک بیٹا دیا جائیگا۔ جو "میرا محبوب ہوگا"۔ "جو چاند ہوگا"۔ اسکے زمانے میں سب اندھیروں کو دور کرونگا۔ اسکی روشنی میں اندھیرے کے جانور بھاگ جائینگے۔ اور روشنی سے پیار کرنیوالے جاگ اٹھیں گے۔ اسوقت ایک عالم کو میں تیری طرف پھیر دونگا۔ اس بشارت کو سنکر مسیح موعودؑ کا سر جھک جاتا ہے۔ اور بے اختیار فرماتے ہیں۔ ؎ کہ بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی؎ فسبحان الذی اخزی الاعادی؎ پس غور سے دیکھو کہ کیسی کھلی کھلی دلیل صداقت ہے۔ مسیح موعودؑ ایک دعا کرتے ہیں۔ اور اپنی حاجت کو خدا کے حضور پیش کرتے ہیں۔ اور عرض کرتے ہیں۔ کہ اے خدا میریطرف جگ کی مہار پھیر دے۔ اسکے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمکو ایک بیٹا دیا جائیگا۔ وہ بیٹا ہمارا محبوب ہوگا۔ وہ بیٹا چاند ہوگا۔ اس کے ذریعے اندھیرے دور ہونگے۔ اس بیٹے کیوقت میں دنیا کی مہار تمہاریطرف پھیر دی جاوے گی۔

پس یہ مقدر ہو چکا تھا۔ کہ دنیا کی مُہار خدا اس بیٹے کے زمانے میں پھیرے۔ پس آج چار ہزار اشخاص کو خدا نے یکدم یہ ہدایت دی ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہو گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جگ کی مُہار پھیر دی۔ اور یہ نشان بڑے زور سے بڑی شان سے پورا ہوتا ہوا نظر آیا۔ آج ان تینوں قوموں کے گھروں میں ماتم ہے۔ ایک وہ جن میں سے یہ جمعیت نکل کر اسلام کے جھنڈے کے نیچے آئی۔ دوسرے وہ جو کہتے تھے۔ کہ مسیح موعودؑ نعوذ باللہ کاذب ہے اور اسکی صداقت کی کوئی دلیل نہیں۔ تیسرے وہ جو اس بیٹے کے وجود پر اعتراض کرتے ہیں۔ وہ جاگیں اور آنکھیں کھولیں۔ اور دیکھ لیں کہ خدا نے کس بیٹے کے زمانے میں یہ فتح و نصرت کے دروازے کھولے ؎ اے دشمن بدبین۔ آ اور اسکے قدموں میں گر۔ جو محبوب خدا ہے۔ جسکے زمانے میں اسلام کے باغ پر بہار آ رہی ہے۔ جو حسن و احسان میں مسیحؑ کی نظیر ہے۔ جو فضل ہے۔ اور عمر ہے۔ جسکا زمانہ فاروقی زمانہ ہے۔ جو فضلوں کا جاذب ہے۔ اسکے پاس آ اور دیکھ کہ تجھکو وہ کیسے میٹھے پھل دیتا ہے۔ اور تجھ کو روحانیت کے چشموں سے خوشگوار دودھ پلاتا ہے۔ دیکھ اسکے زمانے میں دین کسطرح سے پھیل رہا ہے۔ پس یہ مسیح موعودؑ اور مصلح موعودؑ کی سچائی کا زبردست نشان ہے۔ کہ خدا نے جگ کی مہار پھیری۔ اور بیٹے کیوقت میں پھیری۔ مسیح موعودؑ کو تو خدا نے قبل از وقت اطلاع دیدی تھی۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ ؎ طالبو تمکو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں ؛ اس مرے محبوب کے چہرہ کے دکھلانیکے دن ؛ وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریگے مجھے ؛ اب تو تھوڑے رہگئے دجال کہلانیکے دن ؛ دوستو اس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی ؛ آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانے کے دن ؛ ایک بڑی مدت سے دین کو کفر تھا کھاتا رہا ؛ اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کے کھانیکے دن ؛ پس اے جماعت۔ اور خدا کی برگزیدہ جماعت۔ اے خلیفۃ الرسول اللہ۔ اے امیر المؤمنین۔ مبارک صد مبارک تیرے زمانے میں ہم نے وہ دن پالیئے جسمیں اللہ تعالیٰ نے اپنا محبوبی چہرہ روشن کیا ؛ تیرے ہی زمانے میں ہماری آنکھوں نے وہ ترقیاں دیکھ لیں جو پردہ غیب میں تھیں۔ دنیا کے گوشوں سے احمدؑ کی سچائی کے آوازے آنے لگے۔ عیسائیت جو گھن کیطرح سے اسلام کو کھا رہی تھی۔ اور اس نے افریقہ کے صحراؤں میں اپنے ڈیرے ڈالدیئے تھے۔ لاکھوں کی تعداد میں گھر اسلام سے خالی کردیئے تھے۔ اسے خدا کے فضل! اے حسن و احسان والے! تیرے زمانے میں احمدؑ نبی کے یہ الفاظ پورے ہوئے۔ ؎ اب یقین سمجھو کہ آئے کفر کے کھانیکے دن ؛ پس تو مبارک ہے۔ تیرا زمانہ مبارک ہے۔ اور مبارک وہ جسنے اسے پالیا۔ اے مقدس جماعت سُن! میں تجھے خطاب کرتا ہوں۔ تیرے لئے آج اس سے بڑھکر اور کیا خوشی ہوگی۔ کہ صداقت مسیح موعودؑ کو تو نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ تو نے خود یاتیک من کل فج عمیق کے نظارے دیکھے۔ تو نے ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجًا۔ کا دلربا نظارہ و خوش کن منظر دیکھ لیا۔ مگر تو اسی بات پر خوش نہو اور سست نہو جا اب وقت ہے کہ خدا کا فضل بارش کیطرح سے ہو رہا ہے ؎ دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے۔ اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن ؛ یہ وہ وقت ہے۔ جبکہ آسمان پر ملائکہ دین کی نصرت کیلئے کھڑے ہیں۔ قدوسیوں کی جماعت تائید الٰہی کیلئے مامور ہو چکی ہے۔ پس تم بھی ان کامیابیوں کے لینے کیلئے تیار ہو جاؤ تا تم وارث نصرت ہو۔ گھبراؤ نہیں خزاں کے دن نکل گئے۔ اور بہار آ رہی ہے۔ مگر اس بہار کو دیکھ کر سست ہونا مومنوں کی شان سے بعید ہے۔ ؎ سستیاں ترک کرو طالب آرام نہو ؛ یہی وقت ہے جسکے لئے مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ کہ کامیابیوں کا وقت ہے۔ ؎ دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانیکے دن ؛ یہ دن جو کہ پر آشوب ہیں۔ خوف و خطر سے بھرے ہوئے ہیں۔ اسکے حاصل کرنیکے یہی دن ہیں ؛ پس اے احمدی اٹھ! اور کمر ہمت باندھ زمانے کی سختیاں تجھ پر کچھ اثر نہ کریں۔ تو مصائب کو کاٹتا ہوا چلا جائے۔ تا اس محبوبی چہرے کی جھلک حاصل ہو۔ اور تا تم اس یار ازل کو پالیں۔ پس یاد رکھ یہی وقت کام کرنیکا ہے۔ اسوقت سے غافل نہ ہو۔ اٹھ اپنے مال کی قربانی کر اپنی جان کی قربانی کر۔ ایک پتلے دبلے کمزور جسم کے انسان نیرؔ کو دیکھ۔ اور کمر ہمت باندھ۔ اور اٹھ کھڑا ہو۔ فتح و ظفر آکر تیری قدم چوم لیگی۔ کیونکہ خدا کا مسیح کہہ چکا ہے۔ ؎ دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے۔

آخیر میں میں چند الفاظ انکو کہنا چاہتا ہوں۔ جو احمدیت کو برا خیال کرتے ہیں۔ اور سارا زور عدم تعاون اور مہاتما گاندھی کی تعلیم پر چلنے میں خرچ کر رہے ہیں۔ اور کامیابی کا راز مردوں سے چرخہ کتوانے اور اسلامی کالج توڑنے میں سمجھ رہے ہیں۔ وہ آئیں اور دیکھیں۔ کہ جو راہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ نے جو جلال اور جمال کی چادروں میں ہے۔ جو حسن و احسان میں مسیحؑ کی نظیر ہے۔ قائم کی ہے۔ وہی سیدھی راہ ہے۔ وہ آئیں اور دیکھیں دین کی طاقت کس زور سے بڑھ رہی ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ ان کے حال پر۔ دین کو چھوڑ کر اور نئے راستے تجویز کئے۔ کاش اب بھی وہ چشم بصیرت وا کریں اور دیکھیں مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ ؎ چھوڑ دو وہ راگ جسکو آسماں گاتا نہیں ؛ اب تو ہیں اے دل کے اندھو دین کے گن گانیکے دن ؛ پس تم نے جو راہ اختیار کی ہے۔ وہ ناکامی کی راہ ہے۔ آسمان کے خلاف آواز مت اٹھاؤ۔ پس خدا کے قائم کردہ خلیفہ کے جھنڈے کے نیچے آؤ تا تم تسلی پاؤ۔ ؎ آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے ؛ لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے ؛ جو اس عظیم الشان نشان کو بھی دیکھ کر آنکھ نہیں کھولتا وہ کور باطن ہے۔ اور اندھا ہے۔ نور اسکی آنکھوں کو برا لگتا ہے۔ اسلام کے درخشاں چہرے کو دیکھنے کی اسمیں تاب نہیں ؛ والسلام۔

شیخ محمود احمدؐ :-